پہلی بات

پیارے بچو! مولانا ابوالکلام آزاد برصغیر ہند کے ان رہنماؤں میں ہیں، جنھوں نے آزادی سے قبل جدوجہد آزادی کے لیے اور آزادی کے بعد تعلیم و تعلم کے لیے انتھک کوششیں کی ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے تعلیم کے میدان کے لیے عظیم رہنما سرسید کے نقشِ قدم کو منتخب کیا اور اس پر چلتے ہوئے ہندوستان کے عوام کے ذہنوں میں تعلیم کے حصول کے لیے ایسے خواب جگائے کہ جن پر چل کر بہت سے افراد کامیاب ہوئے اور ملک وقوم کی ترقی میں انھوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے لیے یہ سب اس لیے بھی ضروری تھا کہ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔ انھوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کو اس کام پر لگا دیا کہ آنے والی نسلوں کی اصلاح ہوجائے۔ ان کی اصلاح کے لیے تعلیم کا حصول بہت ضروری تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جب تک ہماری قوم تعلیم سے روشناس نہیں ہوگی تب تک زمانے سے قدم سے قدم ملا کر چلنے کی اہل نہیں ہوگی۔ انھوں نے قوم کی زبوں حالی دیکھی تھی۔ انھوں نے ایک جگہ لکھا ہے: میں سمجھتا ہوں ہمارے لیے ہر حال میں ضروری کام عوام کی تعلیم ہے۔ یہی کام سب سے زیادہ اہم ہے اور اسی کام سے ہمیں دور رکھا گیا۔ انھوں نے ملکی اور ریاستی سطح پر تعلیمی سرگرمیوں کو منظّم کرنے کے لیے کئی اہم اقدام کیے۔ نئے اسکولوں اور کالجوں کا قیام ان کے زمانے میں خوب ہوا۔ انھوں نے اسکولوں اور کالج کے طلبہ کے لیے ایسا نصاب مرتب کرنے پر زور دیا، جو ہندوستان کے تہذیبی وسماجی ورثہ سے مالا مال ہو اور ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب کے اتحاد کا ضامن ہو۔ انہیں ہمارا سچا خراج عقیدت یہی ہے کہ ہم بنیادی تعلیم کے ڈھانچہ کو مضبوط ومتحرک کریں۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اور اردو اکادمی، دہلی کے چیئرمین اروند کیجریوال، نائب وزیر اعلیٰ، وزیر تعلیم منیش سسودیا کا بھی یہی موقف ہے کہ بنیادی تعلیم کا شعبہ مضبوط ہو۔ اسی لیے آج دہلی کے اسکولوں کی حالت بدل گئی ہے۔ آج دہلی کے سرکاری اسکول پرائیوٹ اسکولوں سے مقابلہ کررہے ہیں اور بہتر رزلٹ دے رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دہلی کے سرکاری اسکولوں میں ایسی تعلیم دی جائے کہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کے لیے پرائیوٹ اسکولوں کے بجائے سرکاری اسکولوں میں داخل کرائیں تاکہ بچے پڑھ لکھ کر آگے بڑھیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک وقوم کا عظیم سرمایہ ثابت ہوں۔

تعلیم ایک ایسا زیور ہے، جس سے انسان کا کردار سنورتا ہے، انسان کو مہذب بنانے میں تعلیم کا بہت بڑا دخل ہے۔ انسان جتنا تعلیم یافتہ ہوتا ہے، اس کا بات کرنے کا سلیقہ، اُٹھنے بیٹھنے کے آداب، چلنے پھرنے کا طریقہ، سونے جاگنے کا وقت گویا ہر چیز منظّم انداز میں نظر آتی ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے پر انسان کو وقت کی قدر بھی معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے پیارے بچو! آپ کو کہا جاتا ہے کہ وقت کی قدر کرنا سیکھو۔ وقت پر ہر کام کرو۔ اپنے پڑھنے، کھیلنے، کودنے اور سونے جاگنے کے اوقات متعین کرو۔ اس میں والدین کو بھی بچوں کی مدد کرنی چاہیے۔ اساتذہ تو اسکول میں بچوں کو پڑھاتے ہی ہیں، لیکن گھر آنے پر ان کا اسکول کا کام دیکھنا، ان کی یونیفارم، بستہ اور کتابوں کی نگہداشت والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ بچوں کو اسکول میں داخل کرا کر ان کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں، انھیں بچوں سے متعلق سارے کام دیکھنے چاہئیں۔ تبھی بچے کامیاب وکامران ہوں گے۔

ادارہ